رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۲ فروری ۱۹۱۲ء نمبر ۵

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب ۱/

اردو کی دوسری کتاب ۲/

اردو کی تیسری کتاب ۳/

اردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اردو کی پہلی کتاب ۱/

رومن اردو کی دوسری کتاب ۲/

رومن اردو کا قاعدہ یکنگ صاحب کا ۳/

فارسی اردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱/+

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروٹول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گروٹول لعہ+ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں+

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱/۱۲

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۲/۸

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۳/

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۵/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی+

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ﻪ	ے
چوتھائی کالم	ﻪ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	معہ
پورا کالم	معہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں+

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے۔ قیمت ۴ر +

حلِ مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶ر +

تحقیقِ بائبل } مصنفہ مرقس داوَد صاحب۔ ۴ر +

طالبانِ حق } کینن فیر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹ر +

رہنمائے تعلیم۔ ۴ر +
ویدک تناسخ۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۲ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۲ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ار +
تواریخ بائبل	قیمت	عہ +
حیاتِ مسیح	قیمت	۱۲ر +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸ر +
سبد و غزلیں اُردو	قیمت	ار +
گورمکھی	قیمت	ار +

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالعے سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲۔ تلاش حق اُردو ورومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۴۔ عورت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷۔ بچوں کی پرورش ار +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ار +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ار +
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر +
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰ر +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۵ر +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



فہرست مضامین

نُور افشاں

لودیانہ جمعہ - ۲ فروری سنہ ۱۹۱۲ء

گُلدستہ اخبار

لاڑکانہ کے سابق مختار کار رامپند تیرو اس کو عدالت سشن سکھر سے عبرت بخش سزا ملی ہے۔ ۱۸ ماہ قید سخت ۲۰۵۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ تین زمینداروں سے رشوت لینا ثابت تھا۔

حضور شہنشاہ معظم نے کلکتہ کے مہاراجہ ٹیگور کو ایک چھڑی کا تحفہ دیا۔ جس کا دستہ خاص طلائی تھا۔

شمالی ہند کے اکثر والیان ریاست نے پایہ تخت دہلی میں مکانات تعمیر کرنے کی اجازت چاہی ہے۔

ہال روڈ لاہور میں لالہ چیتن آنند کے ہاں چوری ہوئی ۔۔۔۔ روپیہ لے گئے۔ ولیری کمال - ملزموں کا پتہ ندارد۔

پشاور سے کابل تک موٹر کار کا سلسلہ جاری کرینگے۔ اس کے لئے موٹر کاریں منگوائی جارہی ہیں۔

کوہ منصوری کے مقدمہ قتل میں مس سٹمین سشن سپرد کی گئیں۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں جیوری فیصلہ کرینگے۔

پنڈت کشن لعل نائب تحصیلدار بہادر کو شہنشاہ معظم نے جیب گھڑی تحفہ دی انتظام استقبال اجمیر کا صلہ ہے۔

جنگ ٹریپولی کا سلسلہ جاری ہے جمعرات ۱۸ کو درنا میں ایک اور سخت لڑائی وقوع میں آئی

ترکوں نے اٹالین پر حملہ کیا وہ مرمت نہر میں لگے تھے ترک اٹالین دیواروں کے پیچھے جم گئے تھے۔

ہر چند اٹالین خبردار تھے۔ روشنی کا انتظام تھا۔ گتے پہرے دار تھے۔ تو بھی ترکوں کا آنا معلوم نہ ہو سکا تھا۔

آس پاس کی بلندیوں پر بھی ترک قابض تھے۔ اٹالین نے کرہی توپخانہ منگوا کر نہایت پُر اثر کام کیا۔

دہاوا کر کے ترکوں کا ایک قلعہ چھین لیا۔ ۷ گھنٹہ کی لڑائی کے بعد تمام بلندیاں ترکوں سے خالی کرالیں۔

۷ گھنٹہ کی جنگ کے بعد ترک و عرب اپنے ہتھیار سامان گولہ بارود وغیرہ چھوڑ کر مجبوراً فرار ہوگئے۔

ترکوں اور عربوں کے ایک سو سے اوپر مردے پڑے تھے۔

صرف چند اٹالین کام آئے یہ خبر لندن سے دی گئی ہے۔

اسی روز رات کو ٹریپولی میں ایک اور سخت جنگ کی گئی۔ یہ صبح سے شام تک رہی جوش نمایاں تھا۔

ترکوں نے اٹالین پر حملہ کیا جو مقام گارگا دیشن میں دو قلعے تعمیر کرنے میں مصروف تھے از لندن ہر۔

اٹالین نے ترکوں کو بھگا دیا۔ لیکن رات ہونے پر خود بھی ہٹ آئے۔ اس لئے کہ حفاظتیں مکمل نہیں ہیں۔

اس لڑائی میں اٹالین کے ۵ سپاہی کام آئے لیکن ترکوں کا نقصان بھاری تلایا گیا ہے۔

اس کے بعد کی خبر ہے کہ اٹالین جنگی جہازوں نے زنارہ پر گولہ باری کی ہے۔ ابھی سلسلہ جاری ہے۔

سری نگر کشمیر کی سڑک برفباری سے کئی جگہ بند ہوگئی۔ جگہ بجگہ تھیلے آپڑے ڈاک میں ہرج ہے۔

بعض صاحبان نے رائے دی کہ ہندو یونیورسٹی صدر بنارس نہیں بلکہ دہلی میں ہو۔

ہندوستان کے سر رشتہ تار و ڈاک کا الحاق منظور کیا گیا۔ ڈاک کے ماتحت سر رشتہ تار بھی رکھیں گے۔

سرحدی صوبہ کی میونسپلٹیوں کی آمدنی پچھلے سال ۶ لاکھ ½ ۸۳ ہزار تھی خرچ ۵ لاکھ ۱۴ ہزار تھا۔

ٹیکسوں سے تین لاکھ ۵۸ ہزار وصول ہوا کوہاٹ میں ایڈورڈ یادگار بصرف ۲۰ ہزار بنائی گئی۔

لاہور میں بھی ایک خالصہ ہائی سکول قائم کیا گیا۔ آنریبل سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھیہ نے رسم ادا کری۔

اٹلی نے غیر طاقتوں کو مطلع کیا کہ بحیرہ قلزم میں ساحل عثمانیہ کا قطع جاری کیا گیا۔

اس محاصرہ کی حدود واضح کردیں۔ کوئی جہاز ساحل مذکور سے آمدورفت کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

اگر کوئی جہاز محاصرہ سے گریز کرنے کی کوشش کریگا اس سے بین الاقوام معاہدہ کے مطابق سلوک کرینگے۔

حضور ڈیوک آف کناٹ نیویارک سے واشنگٹن جائینگے وہاں امریکن پریسیڈنٹ نے مدعو فرمایا ہے۔

اخبار کی بہار

ملک انگلستان میں دنیا میں سب سے مشہور اور عمدہ ہوٹل ہیں۔ ملک آسٹریا کے ایک سو ہوٹلوں کے مالک انگلینڈ کے ہوٹلوں کی ایسی شہرت سنکر انگلستان میں وارد ہوئے ہیں کہ وہاں کے ہوٹلوں کی خوبصورتی۔ سامان عیش اور تسلی بخش انتظام اور آرام وغیرہ کی سٹڈی کریں۔ تاکہ اسی قسم کے ہوٹل اپنے ملک میں قائم کریں۔

اگرچہ شراب پینے کی خوفناک لعنت لندن میں آج کے دن بھی ہے۔ تو بھی بالمقابل گزشتہ دو صدیوں کے کہا جا سکتا ہے کہ لندن اب آگے کی نسبت کچھ پرہیزگار بنتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت ۸۱۲۰۰۰ گیلن فی سال باہر سے لندن میں آتی تھیں۔ جس حساب سے فی کس ایک گیلن بیٹھتا تھا تاجکل باہر سے آئی ہوئی شراب کا حساب فی کس ½ گیلن سے بھی کم بیٹھتا ہے۔

ولایت کے ایک شہر ہنٹنگڈن کے ایک گاؤں نام موس ورتھ میں ایک عجیب قبرستان ہے جس میں دو سو پانے ہوئے جانور رکھے گئے ہیں۔ جن میں بہت سے کتے بلیاں بندر اور پرندے ہیں اور قبریں سب کی سب نہایت خوبصورت سنگ مرمر کے پتھروں سے بنی ہوئی ہیں جن پر خوبصورت کتبے کندہ ہیں۔ اور نہایت خوبصورت پھول چاروں طرف لہلہا رہے ہیں۔

پچاس برس سے افریقہ میں موتیوں کے خریدنے کا شوق ہو گیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۸ء تک چالیس کروڑ پونڈ کی قیمت کے موتی اہل افریقہ نے خریدے تھے۔

منگولیا کے چند شاہزادے روس کو سیر کرنے جاتے تھے۔ لیکن محصول لینے والوں نے ان کے اسباب میں سے جو چیزیں روس سے روس کے شہنشاہ کے انعام کے لئے جا رہی تھیں اُنکو بھی محصول سے بری نہ کیا۔

سیام کے ایک پرانے افسر بنام (دیال) وے بسک جو اب اخبار کا کام کرتا ہے سنگاپور میں پکڑا گیا ہے۔ اس کے پاس سیام کی رانی کے زیورات قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے برآمد ہوئے ہیں۔ جو کہ لندن سے خرید کے بنکاک بھیجے جاتے تھے۔ اور راستہ میں غائب ہو گئے۔

پکنگ میں خبر آئی ہے۔ یہ جرمن تو میں زیادہ گڑبڑ ہی ہے اور ڈاکو لوگ شہر کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور وہاں تیس ہزار جرمن کیتھلک ریسٹ خطرے میں ہیں جن کی مدد کے لئے فوجیں بھیجی جائیں گی۔

ہندوستان میں ۴ لاکھ ۱۰ ہزار مہاجن اور ۲ لاکھ چوبیس ہزار صراف ہیں۔ یہ تعداد اور ملکوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

سالونیکا سے خبر آئی ہے۔ کہ ترکوں اور اٹالین لوگوں کی لڑائی کا خاتمہ نزدیک ہے۔ کیونکہ صلح کا انتظام ہو رہا ہے کیونکہ اٹالین لوگوں کو اب معلوم ہو رہا ہے کہ ترکیوں کو جیتنا ایسا آسان نہیں ہے۔ جیسا پہلے ان کا خیال تھا۔

بادشاہ سلامت نے کلکتہ یونیورسٹی کی سپیچ کے جواب میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔ "ہماری خواہش ہے کہ ملک ہندوستان میں جگہ بہ جگہ سکول اور کالج بنجاویں جن میں سے عمدہ تعلیم پائے نوجوان نکلیں۔ اور اپنے کاروبار میں زیادہ لائق اور ہوشیار ہو جاویں۔ اور ہماری خواہش یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کے گھر بہتر ہو جاویں۔ اور علم کے ذریعہ سے اُن کے خیالات بڑہیں اور اُن کا آرام بڑہے۔ اور ہندوستان میں ترقی ہووے۔ تعلیم ہی کے ذریعہ سے ہماری یہ دلی خواہش پوری ہو ویگی۔ پس تعلیم پہ ہماری نگاہ خاص طور سے رہیگی۔ اور ہمارے گورنر جنرل ہندوستان میں تعلیم کے لئے ہر سال بھاری رقم صرف کیا کرینگے"۔

گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ اگلے سال ۱۲½ کروڑ روپیہ ریلوے کے لئے اور پونے تین کروڑ نہروں کے لئے صرف کئے جاویں۔

انگلستان سے منظوری آئی ہے کہ انسپکٹر جنرل آبپاشی پانچ برس کے لئے اور رکھے جاویں۔

کلکتہ سے روانہ ہوتے وقت بادشاہ سلامت نے جو سپیچ دی تھی۔ اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل بادشاہ سلامت کے دل پر بنگال کے لوگوں کی محبت اور شکر گذاری کا بہت بڑا اثر پڑا۔

پنجاب کے لفٹنٹ گورنر نے منظور کیا ہے کہ میونسپل کے ملازموں کو جو کہ آگ بجہانے کے کام میں اچھی مدد دینگے دس روپیہ تک انعام دیا جاوے۔

نیویارک سے تار میں خبر آئی ہے۔ اکوی ٹیبل لائف ایشیورنس سوسائٹی کی کل عمارت جلکر خاک ہو گئی ہے۔ اور ہزاروں روپے کا نقصان ہوا۔ عمارت ایسی بھاری تھی کہ اُس کے جلنے کی روشنی میں میل تک چاروں طرف دکھائی دیتی تھی۔ آگ بجہانے میں تین لوگ مرگئے اور دو غائب ہیں۔ فیر بریگیڈ کے افسر مسٹر ولیش بھی آگ بجہانے میں مرگئے۔

گورنمنٹ نے منظور کیا ہے کہ آئندہ کے لئے بنگال میں آٹھویں گریڈ کے ڈپٹی نہ رہیں بلکہ ساتویں گریڈ سے شروع ہو ویں۔ اور ان کی تنخواہ دو سو روپے کے عوض اڑہائی سو روپیہ شروع ہووے۔

بھارت کے کئی پرانتوں میں اکال ہو۔ پھر بھی سنہ ۱۹۱۱ء میں کراچی بندر سے دو کروڑ پونے تین لاکھ ہنڈر ڈویٹ گیہوں باہر بھیجا گیا۔

یہ خبر سنکر کہ فرانس اپنے ہندوستانی مقبوضات برٹش گورنمنٹ کو دینیوالی ہے۔ فرانسیسی رعایا نے بہت ناراضگی ظاہر کی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۱

زندگی کا نام ہی خوشنما ہے۔ جہاں زندگی ہے وہاں رونق ہے۔ جہاں زندگی ہو وہاں حرکت ہو۔ جہاں زندگی نہیں وہاں سنسانی اور بے رونقی ہے۔ نیچر پر نظر ڈال کر دیکھو کہ ہر چہار طرف زندگی کی بہار نظر آتی ہے اور ہر ایک زندہ شے زندگی سے ترو تازہ ہو کر اپنی اپنی جنس اور قسم کے موافق نشو و نما پا کر بڑھتی اور خوشگوار نظر آتی ہے۔ نظام حیوانات سے لیکر نظام نباتات تک جس کسی چیز میں زندگی ہے وہاں اُس کے ساتھ خوبصورتی اور نشو و نما کی پائی جاتی ہے۔ غرضکہ تمام جاندار چیزوں میں یہ جو رونق اور تازگی بخشنے والی ہے۔ وہ زندگی ہی ہے۔ جس کے بغیر یہ تمام چیزیں زندگی کا خاتمہ ہوتے ہی Decompose ہونے یعنے سڑنے اور بگڑنے لگتی ہیں

قدرت نے ہر ایک زندگی بخش وسیلوں کا وقت اور آغاز ٹھہرا دیا ہے اور جس وقت زندگی مختلف طریقوں سے شروع ہونے لگتی ہے وہ کیسی پیاری اور دلکش معلوم ہوتی ہے اور جوں جوں وہ بڑھتی اور ترقی کرتی ہے اسی قدر وہ طاقت اور قوت میں ترقی کر کے اپنے قد و قامت کے لحاظ سے اپنی ذات میں کامل ہونے تک ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ انسان کے چھوٹے بچے سے لیکر جانوروں کے بچوں حتی کہ گھاس کے چھوٹے چھوٹے پودوں کی طرف ذرا غور سے دیکھو کہ وہ کیسے خوبصورت اور دل خوش کن نظر آتے ہیں۔ موسم بہار کے تمام پھولوں کو دیکھکر تو انسان کو نباتاتی زندگی کے عجیب و غریب کرشمے نظر آتے ہیں۔ انسانوں۔ حیوانوں اور نباتات کو جو اس سے خوبصورتی کا لباس پہناتی ہے وہ زندگی ہی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کے غور کے لئے اس مضمون کے متعلق چشمۂ زندگی کا پتہ لگایا جاوے کہ جہاں سے یہ زندگی اول ہی اول شروع ہوئی۔ اور وہاں سے نکلکر سب چیزوں میں اس کا نشو و نما ہوا۔ امید ہے کہ ناظرین اس مضمون سے فائدہ حاصل کرینگے جسکو ہم سلسلہ وار ہدیہ ناظرین کرینگے۔

ہمعصر اندر مطبوعہ ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۱۱ء میں ایک نوٹ بعنوان "اُردو بھاشہ کے بارے میں میری پوزیشن" شائع ہوا ہے جس میں ذیل کی عبارت ہماری نظر سے گذری "یہ حیرانی کی بات ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف سے اس وقت تک ویدوں پر جس قدر اعتراضات ہو رہے ہیں۔ وہ سوامی دیانند کے وید بھاشہ کے ان ترجموں کی بنا پر ہو رہے ہیں جو مجھ سے پہلے اصحاب نے کئے۔ لیکن آجتک ایک بھی عیسائی یا مسلمان اخبار کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ وہ وید بھاشہ کے میرے ترجمہ پر ایک بھی اعتراض کر سکیں حالانکہ میرا ترجمہ ہزاروں کی تعداد میں عام فہم اُردو میں چاروں طرف پھیل چکا ہے اور پھیل رہا ہے۔" ایڈیٹر اندر کو خاطر جمع رکھنا چاہئے کہ ابھی بہت جلدی ہے۔ ذرا ٹھہریں۔ اُن کے ترجموں کا مطالعہ ہو رہا ہے۔ اور ضرور بہت کچھ لکھا جاویگا۔ اتنی جلدی نہ کیجئے۔ آپ کا ترجمہ کوئی نیا نہیں ہے۔ در اصل یہ دیانند صاحب ہی کا ترجمہ ہے۔ جسکا آپ اُردو کر رہے ہیں۔ بات تو ایک ہی ہے۔ صرف زبان کا فرق ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی۔ مضمون اور مطلب تو آپ نے کوئی نہیں بدلا ہوگا۔ نہ عقیدہ میں کوئی فرق آیا ہے۔ تو اسبات کی سمجھ نہیں آتی کہ آپ کے ترجمہ سے کس طرح سے وہ تمام اعتراضات مسلمانوں اور عیسائیوں کے اُڑ گئے

علیگڈھ پارٹی کے سر لیڈر نواب وقار الملک صاحب ہندوؤں کے ساتھ ملاپ کرنے کی نسبت اپنی رائے ذیل کے فقرے میں صاف صاف ظاہر کرتے ہیں۔ جو انہوں نے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شایع کروائی ہے جو ذیل میں ہم نقل کرتے ہیں۔

"ہم کو قطعی اختلاف ہے کہ اپنے قومی شیرازے کو منتشر کر کے ہم دوسرے زبردست گروہ کے ساتھ اسی طرح سے شامل ہو جائیں جس طرح کوئی دریا سمندر میں شامل ہو کر اپنی ہستی کو معدوم کر دیتا ہے۔"

مندرجہ بالا عبارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ ملنے سے مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ وہ اُن کیساتھ میل و ملاپ اور اتفاق کریں۔ بلکہ اس سے پایا جاتا ہے کہ وہ الگ تھلگ اور جدائی کی حالت میں رہنا ہی پسند کرتے ہیں۔ بس تو یہ بحث ختم ہوئی۔ اب کوشش بے فائدہ ہے۔

مدراس یونیورسٹی کے پچھلے امتحان کے نتیجے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے کامیاب طلباء میں سے فی آٹھ طلباء میں ایک دیسی مسیحی تھا۔ کل ۷۰۶ طلبا نے سندیں پائیں جن میں سے ۸۲ دیسی مسیحی تھے۔ لڑکوں کی نسبت لڑکیوں کی تعلیم میں مسیحی لڑکیاں بہ نسبت دیگر اقوام کے بہت عمدہ رہیں۔ صرف ۹ لڑکیاں کامیاب نکلیں جن میں سے ۸ دیسی مسیحی تھیں۔ اور صرف ایک دوسری قوم کی لڑکی تھی۔ یہ نتائج بہت تسلی بخش ہیں۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب تک ہندو اور مسلمان لوگوں کے بیچ میں تعلیم نسواں کی طرف جیسا کہ چاہئے توجہ نہیں ہے۔ ملک کی بہتری بہت کچھ عورتوں کی تعلیم ہی پر منحصر ہے چاہئے کہ اس کی طرف اور زیادہ توجہ کی جائے۔

اسلامی اخبارات جس طرح سے روس کو دجال

اور بُرے بُرے ناموں سے پکارا کرتے ہیں - اور کسی کو گالیاں دیتے ہیں - شاید اُن کی یہ آوازیں روس اور اٹلی کے ملکوں تک تو نہیں پہونچتی ہیں پر یہ ان کے اخلاق کا تو پورا نقشہ کھینچکر دکھلا رہی ہیں - بھلا ایسا کرنے سے اُن کو کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ کیا ایسا کرنے سے وہ اُن کے جنگوں کو ہٹا سکتے ہیں یا اس کارروائی سے اپنے مسلمان بھائیوں کو کوئی فایدہ پہونچا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں - ہاں چندہ وغیرہ جمع کرکے تو وہ اپنی ہمدردی ظاہر کر سکتے ہیں پر گالیاں بکنے سے تو وہ اپنا ہی اخلاق بگاڑ رہے ہیں - جس سے اور کوئی فایدہ نہیں ہے - چاہئے کہ ہمارے اسلامی معاصرین ایسی باتوں کا خیال رکھیں -

---

ہمعصر امرت مطبوعہ ۵ جنوری ۱۹۱۲ء میں "گور غریباں" کے عنوان سے ایک نہایت عجیب مضمون نکلا ہے جس میں چار نظارے اور ایک نتیجہ ہے - اس میں آریہ سماج کا نقشہ بناکر دکھلایا گیا ہے - واقعی جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے اگر سچ ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ آوازیں جو گورو کل کانگڑی کے لڑکوں کے والدین کی طرف سے آئی ہوئی بتائی جاتی ہیں - مثلاً - "میرے دو لڑکے تباہ ہو گئے" "ہائے میرے چار لڑکوں کا ناش ہو گیا" "میرا بیج ہی ناش ہو گیا" "میری کمر ٹوٹ گئی" اور "میں دین اور دنیا کی طرف کا نہ رہا" یہ حقیقت میں بڑی غمناک آوازیں ہیں - اس پر مسٹر وہرسپال صاحب نے خوب عمدہ نظارے دکھلا کر آخر کار ایک نتیجہ نکالا ہے - ہم کو افسوس ہے کہ اگر سچ مچ یہی حال ہے - تب تو آریہ صاحبان کی بڑی بھاری اُمیدوں پر جو وہ مدت سے لگے بیٹھے تھے پانی پھر گیا - اس پر ہمعصر پرکاش مسٹر دھرم پال کو اپنے پرچہ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۱۲ء میں جھٹلاتے ہیں ہم نہیں کہہ سکتے کہ سچ کہاں ہے -

---

ہمعصر افغان مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۲ء میں گردش حق کی طرف سے بعنوان "مجھے مشکل تجھے آسان" کے نیچے مسلمانوں کو ذیل کی نصیحت دیتا ہے" - "آخر میں تمام مسلمانوں سے استدعا ہے کہ ہر شے کی طرف توجہ کریں - اپنے مقدمات عدالت میں مسلمان وکیلوں کو وکیل کریں - اور جسمانی امراض میں اطباء یعنی ڈاکٹروں مسلمانوں سے علاج کراویں - غرض چھوٹے بڑوں کا اور بڑے چھوٹوں کا لحاظ خیال رکھیں اور کل مسلمان ایک دل ہو جاویں -

اے مسلمانو تم غیر اقوام پر حملہ نہ کرو - آوارہ کشی نہ کرو - کسی قسم کا مقابلہ نہ کرو - بلکہ اپنے معاملات درست کرو - اخلاق حسنہ پیدا کرو - ہر کام ایمانداری اور دیانتداری سے کرو لیکن دین میں صفائی اور خوش معاملگی سے برتو - کبھی کسی کے ساتھ ناشائستہ گفتگو نہ کرو جو کہ بعض تمہاری قوم کے لوگ بد تہذیبی - بد معاملگی - آوارہ گردی - یا اور کسی قسم کی بد افعالی یا بیہودہ مذاق یا بد زبانی کرتے ہیں - اکثر دوکاندار اپنی چیز کا کم مول لگانے پر طعن طنز اور بد کلامی کرنے لگتے ہیں جو فساد کی جڑ ہے - مذاق ناجائز آپس کا حسد - تکبر - بغض - بے عملی اصول اسلام وغیرہ جس کے سبب ساری قوم بدنام ہوتی ہے اس سے بچو اور قوم کو شب و روز دینی و دنیوی سبق پڑھاؤ - جو کام کرو اخلاق کے ساتھ اور لیاقت سے کرو - الخ ....

جھوٹ نہ بولو - دغابازی نہ کرو - فریب اور دھوکا نہ دو - وعدہ خلافی نہ کرو - ملاقات ترک نہ کرو - برائی نہ کرو - غفلت نہ کرو - نیکی کرو - عقلمندی اور ہوشیاری سے کام کرو - کاہلی نہ کرو - غرض فکر کرو - اور انجام نیک کی دعا کرو اور بس" - راقم کی نصیحتیں بہت عمدہ ہیں جو ہر ایک قوم کے لئے مفید ہیں -

---

ملک فارس کی حالت بہت نازک ہوتی جاتی ہے - پہلے تو صرف شاہ روس کے ساتھ بگاڑ تھا - لیکن اب سرکار انگلیشیا کے ساتھ بھی بگاڑ پیدا ہوتا جاتا ہے - جس کا نتیجہ اس ملک کے لئے اچھا نظر نہیں آتا - تبریز وغیرہ میں تو روسی قابض ہو گئے ہیں اور باغیوں کو سزا دے رہی ہے - اور انگریزی کانسل مسٹر سمارٹ زخمی ہو گئے - اور وہ سوار قتل کئے گئے ہیں جسکا ضرور علاج سرکار انگریزی کو کرنا پڑیگا - ہم کو افسوس ہے کہ مسلمانوں کی طاقتوں کو ایک دم مشکلات کا سامنا آ پڑا - خدا اس خرابی کو جلد دور کرے - اور جلد صلح اور سلامتی کو برقرار رکھے -

---

ریویوز

رہنمائے تعلیم - جسکا انگریزی نام The Century Students ... ہے بہت مشہور رسالہ ترقی میں پہلے شایع ہو چکی ہے - اور اب پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے اسکو شایع کیا ہے - یہ کتاب نہایت مفید ہے - بلکہ یہ کتاب اپنے نام کے مطابق سچ مچ رہنمائے تعلیم ہے - بہت ہی مفید مضامین اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں - جن سے طالب علموں کو بہت فایدہ پہونچ سکتا ہے - اور اگر اس کے مطابق طالب علم تحصیل علم میں کوشش کریں تو ضرور حد درجہ تک کامیابی حاصل کرینگے - چاہئے کہ یہ کتاب اس ملک کے ہر ایک طالب علم کے ہاتھ میں ہو - تعلیمی کمیٹی کو بھی مناسب ہے کہ اس کتاب کو لڑکوں کے فایدے کے لئے ٹیکسٹ بک قرار دیوے - ۱۲۸ صفحوں کی کتاب ہے اور قیمت صرف ۴ر ہے - جو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے -

---

مناجات کی کتاب - اس نام کی کتاب مسٹر فلپ ساکن الہ آباد نے ہمارے پاس ریویو کے واسطے بھیجی ہے - یہ نظم میں ہے - مصنف صاحب ایک ۹۰ سالہ معمر واعظ ہیں - جنہوں نے پنشن لی ہے - ۶۰ سال تک کلام کی خدمت کی ہے - اتنی بڑی عمر میں کتاب لکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے - یہ کتاب ایم - ایچ فلپ صاحب سے محلہ بختیاری ترکانہ الہ آباد کے پتہ پر لکھنے سے مل سکتی ہے -

---



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:- اگر ہمارے مسیحی معترضین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اصل حالات معلوم کرنے چاہیں تو اُن کو لازم ہے کہ آپ کو اُن لوگوں کی آنکھ سے دیکھیں جو آپ کے پورے واقف اور بوجہ نہایت قریبی تعلق کے نہ صرف ظاہری حالات بلکہ باطنی رازوں تک سے بھی آگاہ تھے۔

اقول:- ہم اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ محمد صاحب کی زندگی کے حالات جو خود مسلمانوں کی تواریخوں سے ملتے ہیں اور کچھ حالات جو خود قرآن سے صاف ظاہر ہوتے ہیں اُن سے اُن کی زندگی کے حالات جہاں تک ظاہر ہوتے ہیں اُن پر مسیحیوں کے اعتراضات قایم ہوئے ہیں اور ان کتابوں کا بخوبی مطالع کرکے دیکھو تو آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ دوست اور لواحق ضرور اصل اور قابل گرفت واقعات کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرینگے۔ مگر تواریخیں اور خود قرآن شریف اُس زندگی کا جو آنحضرت نے ۶۰ یا ۶۲ برس تک اس دنیا میں صرف کی ایک پورا نقشہ اُتارتے ہیں۔ اور اُس پر مسیحیوں کے اعتراضات کی بنا ہے۔ انصاف کی آنکھ سے دیکھنا لازم ہے پاگر طرفداری اور تعصب سے بچکر دیکھا جاوے تو ضرور کچھ کا کچھ نظر آویگا اور اصل حقیقت چھپ کر رہ جاویگی۔

قولہ:- ہم پھر کہیں گے کہ اگر ہمارے مسیحی معترض اس نبی کی اندرونی زندگی سے واقف ہونا چاہیں تو اُن کو لازم ہے کہ آپکی خانگی زندگی پر گہری نظر ڈالیں۔

باقی دارد

اقتباس

موت کے فایدے

یہ موت ہی ہے جو ایک بڑے مغرور اور مدمغ شخص کو آخرکار دکھلاتی ہے کہ وہ کچھ نہیں ہے بڑے سے بڑے فخر اور گھمنڈ کو یہ ایک لمحے میں خاک میں ملاکر دکھلا دیتی ہے جتی کہ بڑے بڑے شہنشاہوں کو آن کی آن میں تخت سے اُٹھاکر خاک میں سُلادیتی ہے۔ اور سخت سے سخت دل والوں کو بھی رُلادیتی ہے اور تمام قسم کی آرام طلبیوں اور خوشیوں کو دفعتًا بجھلا دیتی ہے۔ وہ بڑے بڑے تحفہ پتیوں اور کروڑپتیوں کو بالکل ننگا اور خالی ہاتھ بناتی ہے۔ وہ دنیا کے بڑے حسینوں کے سامنے اپنا شیشہ صاف طور سے دکھلاتی ہے جس میں وہ سب باتوں کی فنا کا نظارہ دیکھتے ہیں۔ (ریلے)

اپنے وعدے پر قائم رہنا

ایک امریکہ کا ڈاکٹر صاحب کہتا ہے کہ اسکو ایک سو سے زیادہ ایسے مریضوں کا حال معلوم ہے جو اپنے بیماری کے بستر پر توبہ کرکے اپنے گناہوں سے دست بردار ہونے کا وعدہ کرتے تھے اور جب وہ اچھے ہوگئے تو اُن میں سے صرف ۳ اسکو ایسے شخص معلوم تھے جو اپنے وعدوں پر قایم رہے۔

ایک انگریز ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ۳ سو بیمار آدمیوں کا علاج اُس نے کیا جنہوں نے ایسے وعدے کئے۔ لیکن اُن میں سے صرف دس آدمی تھے جو اپنے وعدوں پر قائم رہے۔ اور باقی جہاں تک دیکھے گئے بہیچ تندرست ہوکر دنیا کی آرائشوں میں پھنس گئے۔ اور اپنے وعدوں کو بالکل بھول گئے۔

(وارڈن)

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۵

گونج۔ چھوٹے جارج کو گونج کی نسبت علم نہ تھا۔ ایک دن میدان میں جاکر کھیل کے طور پر وہ خوشی میں پکارنے لگا "ہو۔ ہاپ" اُس کی آواز پر اُسکو وہی الفاظ سنائی دیئے گویا کہ کوئی دوسرا آدمی بول رہا ہو اس پر متعجب ہوکر اُس نے پھر پکارا "تم کون ہو" آواز نے پھر دوہرایا کہ "تم کون ہو"۔ اس پر غصہ ہوکر اُس نے کہا کہ "اے بیوقوف لڑکے" آواز اُسی طرح سے آئی۔ "اے بے وقوف لڑکے"۔ جارج غصہ ہو گیا۔ اور گالیاں دینے لگا۔ اور جنگل سے اُسی طرح کی آوازیں اُس کی طرف آتی رہیں۔ اب اُس نے خیال کیا کہ ضرور جنگل میں کوئی لڑکا چھپا ہوا گالیاں دے رہا ہے۔ اس کا بدلہ ضرور لینا چاہئے۔ اس لئے وہ گھر کو دوڑ گیا اور اپنے باپ سے شکایت کی کہ کوئی شریر لڑکا جنگل میں چھپا ہوا اُسے گالیاں دے رہا ہے۔ اُسکے باپ نے کہا کہ "بیٹا یہ تو صرف تمہاری ہی آواز کی گونج تھی۔ اگر تم مہربانی کی باتیں بولتے تو ضرور اُس کے عوض میں مہربانی کی باتیں سنتے"۔ ٹھیک اسی طرح سے ہماری زندگیوں میں ہوتا ہے۔ دوسروں کی طبیعتیں ہماری نسبت صرف آواز کی گونج کی طرح ظاہر ہوتی ہیں ور دوسرے لوگوں سے دوستانہ سلوک کرو تو وہ تمہارے ساتھ ضرور دوستانہ سلوک کرینگے۔ لیکن اگر تم اُن کے ساتھ دوسری طرح سے پیش آوگے تو وہ تم سے ضرور اسی طرح سے پیش آوینگے۔ اور تم کو نہیں چاہئے کہ اُن سے بہتر سلوک کی اُمید رکھو

مراسلات

وعظ

رومی ١٢: ١ و ٢

پس اے بھائیو۔ میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری عقلی عبادت ہے۔ اور اس جہان کے ہمشکل نہ ہو۔ بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ۔ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربے سے معلوم کرتے رہو۔

یہاں رسول اُس تعلیم کو جو دیتا رہا ہے شخص کی زندگی پر صادق لاتا ہے۔ تاکہ اُس ایمان کی جس سے راستبازی ملتی ہے حقیقی تاثیر انسان کے سب کاموں اور تمام زندگی میں دیکھی جائے۔ رسول کی ان نصیحتوں سے دو مقاصد آتے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان اپنے آپ کو بھلا دینے سے بچائے۔ کیونکہ جو کوئی دین کی روحانیت کو پہچانتا اور خدا کے فضل سے اُس کی جو پر وہ بیان لگتا ہو تو اُس کے واسطے یہ خطرہ در پیش آتا ہے۔ کہ وہ اُس درخت کے ظاہری حصوں یعنے پتے پھول اور پھل کا کچھ لحاظ نہ کرے اور اس طرح وہ دھوکا کھاتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو بہت روحانی جان کر شریعت کے نیک کاموں کی بابت بے فکر ہو جاتا ہے۔ دوسرا ان نصیحتوں کا یہ مقصد ہے۔ کہ جیسی جو راستبازی ہو کر خدا کا فرزند بن گیا ہو۔ اب اپنے آسمانی باپ کے موافق بھی ہو جائے۔ چنانچہ یہ اُس کی خاص آرزو ہونی چاہئے۔ پس رسول کی ان نصیحتوں سے اس موافقت کی ہدایت اُس کو ملنی چاہئے تھی۔ سو ان نصیحتوں کے شروع میں رسول فرماتا ہے۔ کہ خدا کی رحمتوں کے سبب ہیوں پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو خدا کی خدمت کے لئے قربان کریں۔ اب ہم تین باتوں پر غور کریں۔

١۔ خدا کی رحمتیں یاد کر کے اپنے بدنوں کو زندہ قربانی گذراننے پر۔ (٢) اس جہان کے ہمشکل نہ بننے پر (٣) خدا کی نیک و پسندیدہ اور کامل مرضی کے جاننے پر۔

اوّل ۔ خدا کی رحمتیں یاد کر کے اپنے بدنوں کو زندہ قربانی گذراننے پر۔ خدا کی رحمتیں بے شمار ہیں مزمور ١٠٣: ٨ سے ١٨ خداوند رحیم و کریم ہے۔ غصے ہونے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔ اُس کا جھنجھلانا دائمی نہیں۔ وہ اپنے غصے کو ابد تک نہیں رکھ چھوڑتا۔ اُس نے ہمارے گناہوں کے موافق ہم سے سلوک نہیں کیا۔ اور ہماری بدکاریوں کے مطابق بدلا نہیں دیا۔ بلکہ جس طرح سے آسمان زمین کے اوپر بلند ہے اُسی طرح اُس کی رحمت اُن پر بڑی ہو جو اُس سے ڈرتے ہیں۔ پورب پچھم سے جتنا دور ہے اُتنی دور تک اُس نے ہماری خطاؤں کو ہم سے جُدا کیا۔ جس طرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہے۔ اُسی طرح خداوند جو اُس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے۔ کہ وہ ہماری حقیقت کو جانتا ہے۔ وہ یاد رکھتا ہے کہ ہم مٹی ہیں۔ انسان جو ہے اُس کے دن گھاس کی مانند ہیں وہ جنگلی گل کی مانند پھولتا ہے کہ ہوا اُس پر سے گزری اور وہ نہیں اور اُس کا مقام پھر اُسے نہ پہچانیگا۔ لیکن خدا کی رحمت اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ازل سے ابد تک ہے۔ اور اُس کی صداقت فرزندوں کے فرزندوں پر جبکہ اُس کے عہد کو حفظ کرتے ہیں اور اُسکے حکموں کو یاد کر کے اُن پر عمل کرتے ہیں۔ ١ پطرس ١: ٣۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ اُمید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا۔ پیارو اگر ہم غور کریں تو زمین رحمتوں سے معمور ہے۔ مزمور ١١٩: ٦٤-١ اے خداوند زمین تیری رحمت سے معمور ہے مجھے اپنے حقوق سکھا۔ اور یہ رحمتیں اللہ کی ساری خلقت پر ہیں مزمور ١٤٥: ٩ سب سے بڑی رحمت خدا کی خداوند مسیح کے بھیجنے میں ظاہر ہوئی ہے۔ لوقا ١: ٧٨ یہ ہمارے خدا کی عین رحمت سے ہوگا جسکے سبب عالم بالا کا آفتاب ہم پر طلوع کریگا کہ انسان نجات پائے۔ طیطس ٣: ٥ تو اُس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب نہیں۔ جو ہم نے خود کئے۔ بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل۔ اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلے سے۔ کیونکہ کسی گناہگار کی موت سے وہ خوش نہیں بلکہ چاہتا ہے کہ سب نجات پائیں۔ اس لئے وہ برداشت کرتا موقع بخشتا ہے نوحہ ٣: ٢٢ دانیل ٩: ٩۔ پس جبکہ خدا کی رحمتوں کا نظارہ ہماری بچپن کی حالت سے اس وقت تک ہماری نظروں کے سامنے ہو تو اس سبب سے کیسا شکر ادا کرنا ہم پر لازم ہے۔ اور یہ کس طرح سے ہو سکتا ہو؟ یہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ کیونکہ پرانے عہد کی سب قربانیاں اس بات پر مبنی تھیں کہ انسان اپنے آپ کو خدا کا قرضدار جانے۔ خواہ وہ قرض گناہ کا ہو خواہ شکر کا۔ اس لئے گناہ کی قربانی میں انسان گناہ کا جرم قبول کر کے اقرار کے ذریعہ سے قربانی پر رکھتا تھا۔ تاکہ وہ پرستار پر سے اُٹھائے جائے اور شکر کی قربانی میں پرستار اپنے دل شکریہ کو قربانی یا نذر پر رکھتا تھا۔ تاکہ دل شکر خدا کو پہونچے۔ اور اُسکی خدمت میں خرچ کیا جائے۔ مگر یہ سب قربانیاں جو ظاہری تھیں وہ تو صرف نشان ہو سکتی تھیں۔ اور اُن کا عین وہ قربانی ہے جو حقیقت میں خدا کی خدمت میں سونپ دیا جاتا ہے۔ اور یہ خداوند مسیح کی قربانی ہے کہ جس میں گناہ اور شکر کی قربانیاں ایک ہو گئی ہیں۔ کہ وہ در حقیقت ہمارا عیوضی ہو کے ہمارے گناہ کو اُٹھا لیجاتا ہے۔ اور سوائے اس کے مسیح کی پوری قربانی ہونے کے سبب سے جب ہم اُس میں داخل ہوتے ہیں تو اُس کی مانند اپنے آپ کو خدا کی مرضی کی بجا آوری اور خدمت کے واسطے بالکل قربان کر سکتے ہیں۔ رسول یہاں بدنوں کا ذکر کرتا ہے۔ کہ اُن کو قربانی کے واسطے پیش کرنا چاہئے۔ کیونکہ بدن گناہ کی جائے سکونت ہو۔ رومی ٦: ٦ و ١٢ وغیرہ اور

گناہ بعوض روح کے بدن پر غالب رہا۔ اس لئے اب چاہئے کہ اُسی بدن کو اُس کی طاقتوں سمیت روح کے تحت کر کے خدا کو سونپیں پس عزیزو جیسا اس قربانی کی صفتیں زندہ پاک اور مقبول ہیں سو ویسا ہی ہماری عبادت و خدمت۔ اگرچہ ظاہری ہو تو بھی مردہ کاموں کی نہ ہونی چاہئے۔ دوم ہم میں اُس ظاہری پاکیزگی کا مین چاہئے۔ اور بدن جس میں گناہ سلطنت کرتا تھا ایسا پاک ہو کہ خدا کے کام کے لائق ہو۔ سوم یہ کہ پہلے ایسی قربانی پسندیدہ ہوتی تھی جو شریعت کے قاعدوں کے موافق گذرانی جاتی تھی۔ ہماری قربانی تب ہی پسندیدہ ہوتی ہے جبکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق گذرانی جاتی ہے۔

دوئم:۔ اس جہان کے ہم شکل نہ ہونے پر غور کرو۔ اس جہان کے ہم شکل نہ ہو یونانی میں جس لفظ کا ترجمہ جہان ہوا ہے۔ وہ آیون αιωνι ہے۔ کہ جس کا مطلب جہان یا زمانہ۔ جواب چلتا ہو۔ خداوند مسیح کی آمد تک شیطان اس میں سرداری کرتا تھا۔ اور بدی غالب تھی۔ یوحنا ۱۴: ۳۰ گلاتی ۱: ۴۔ اور اب نافرمانوں میں وہ تاثیر کرتا اور اُس کے عیش و عشرت و فکروں کے جال میں پھنسا کر نور کے فرزندوں کو بڑی چالاکی سے دغا دیتا ہے۔ اور اس برباد ہونے والے جہان کے ساتھ بربادی کو پہونچا چاہتا ہے۔ پس جس طرح ہم آگے اس جہان یا زمانہ کے ہم شکل ہو کر گذران کرتے تھے ویسی ہم کو نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے اپنی شکل کو بدل ڈالنا واجب ہے۔ یعنے عقل کی قوت کے ذریعہ سے نیک و بد میں ہم کو تمیز کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے نئی پیدائش پائی ہے۔ تو ضرور ہے کہ ہماری شکل بھی تبدیل ہو۔ اگر ہم میں پرانی انسانیت کے کام یعنے خود غرضی۔ غرور۔ غصہ۔ بے محبتی۔ بے صبری کینہ۔ رشک۔ جھگڑے۔ ڈاہ۔ جدائیاں۔ خود پسندی لالچ۔ حرام خوری۔ بے حیائی۔ بے مروتی۔ بے انصافی۔ بے رحمی۔ بے دردی جیسا کہ اس زمانہ کے بد مزاج لوگوں میں ہیں تو ہنوز ہماری وہی شکل ہے۔ جبکہ ہم نے پرانی انسانیت کو اُتار کر یا صلیب دے کر خداوند مسیح کو پہن لیا ہو تو ہماری وہ شکل قائم نہیں رہ سکتی۔ اس سے واجب ہے کہ ہم پاک کلام کے آئینہ میں روز بروز دیکھا کریں اپنی شکل کو تمیز کے ذریعہ سے پہچانیں کہ آیا بگڑی ہوئی یا نہیں۔ اوروں پر لحاظ کرنے کے بجائے اپنے پر خوب غور سے لحاظ کرو جب اپنی آنکھ میں سے شہتیر کو نکالو گے۔ تو تب اوروں کی کاڑی بھی دکھائی دیگی اور پھر وہ دور بھی کر سکو گے۔ اور جس حال اپنی ہی شکل بُری ہوئی ہو تو اوروں کی شکل کی کیا درستی ہو سکتی ہے۔ پس ہر ایک پہلے اپنی شکل کی درستی کرے۔

سوئم:۔ تاکہ خدا کی نیک و پسندیدہ اور کامل مرضی تجربے سے معلوم کرتے رہو۔ یعنے خوب آزماؤ اور جانچو کہ خدا کی نیک و پسندیدہ اور کامل مرضی کیا ہے؟ آزمانا اس لئے ضرور ہے کہ اس زمانہ و جہان کے لوگ نیک و بد کو ملا دیتے ہیں۔ اس لئے بدی کو نیکی سے جدا کر کے بدی کو رد کرنا اور نیکی کو اختیار کرنا چاہئے رومی ۱۲: ۹ نیکی خدا کی مرضی کی پہچان سے معلوم ہوتی ہے کہ اس کا ارادہ ہماری نسبت کیا ہے؟ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ وہ ہم سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے؟ اور اُس نے ہم پر ہمارے بھائی سے سلوک کی نسبت کیا ٹھہرایا؟ کیا ایسی تعلیم اس جہان یا اُس جہان کے رُخ پر چلنے والے معلموں سے ہم کو مل سکتی ہے؟ یا وہ ایسا پاک نمونہ دینے کے قابل ہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ جہان تو خرابی کی غلامی میں پڑ کر اس لائق نہیں رہا۔ صرف پاک کلام و خداوند یسوع مسیح ہے۔ جس کی آواز سے نمونہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی مراد ہماری پاکیزگی سے ہے۔ وہی کامل شخص ہے۔ اور وہی ایک اچھا انجام ہم میں پیدا کرتا ہے پس اُسکی صورت میں۔ خدا کے پسندیدہ و خوب ارادے کی پوری پہچان ملتی ہے۔ کہ وہ اُس کی ماہیت کا نقش اور اُس کے جلال کی رونق ہے۔ وہی خدا باپ کو ہم پر ظاہر کرنیوالا ہے۔ پس اسی کی صورت پر بنتے جانا چاہئے۔ کاش کہ ہم سب کے سب خدا کی رحمتوں کو یاد کر کے اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کریں جو زندہ و پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ ہاں آگے کو اپنے نہ رہیں اور آگے کو جو کچھ ہم نے کرنا ہو۔ وہ خدا کے لئے کریں تاکہ اُس سے اُس کا جلال ظاہر ہو اور ہم اس سے جلال کو پائیں۔ آمین۔

الراقم پادری ٹامس ہاول لشیر ان لاہور۔

تعلیم الواعظین

گذشتہ سے پیوستہ

(۳) رسولوں کے خطوط میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ روح القدس نے اُن کو کس قدر ہدایت کی اور اُن کو خداوند کے کام اور اُس کی تعلیم کی کیسی روشنی بخشی۔ الغرض اسی بنیاد پر جو اناجیل اربعہ میں ڈالی گئی ہو۔ دین کی بنیاد قائم کرنی چاہئے۔ ۱ قرنتی ۳: ۱۰ و ۱۱ اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ واعظ ان خطوط کے درمیان امتیاز کرے کیونکہ اس سے واعظ کو معلوم ہو جاویگا کہ میری جماعت کے لوگوں کے لئے کس خط کی تعلیم زیادہ ضروری ہے۔ چنانچہ رومیوں و گلاتیوں کے نام کے خطوط میں خاصکر نجات کا بیان ہے۔ کہ وہ ایک ایک شخص کو کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ عبرانیوں کے نام کے خط میں خداوند مسیح کی سرداری کہانت کا بیان ہے۔ افسیوں۔ فلپیوں اور کلسیوں کے نام کے خطوں میں خاصکر خداوند مسیح کی شخصیت اور ذات کا بیان ہے۔ اور قرنتیوں کے نام کے دونوں خطوں اور تمتھیس کے نام کے دونوں خطوں اور ططس کے نام کے خط میں کلیسیا کے انتظام اور اُس کی روحانی زندگی کا بیان ہے۔ یعقوب کے خط میں خاصکر مسیحی چال چلن و اعمال کی بابت بیان کیا گیا ہے۔ یوحنا کے خطوط میں اندرونی جڑ تمام الٰہی ذات اور مسیحی محبت کا بیان ہے۔ پطرس کے دونوں خطوں اور یہوداہ کے خط میں اور تھسلنیکیوں کے نام کے خطوط میں آئندہ اُمید کی بابت بیان ہے۔ کہ جس کے سبب مسیحی دنیا کی برائی و کلیسیا کی پست حالی کے باوجود اس دنیا

ہیں کس طرح رہ سکتا ہے۔ مکاشفات کی کتاب میں خدا کی بادشاہت کا طریقہ اور اُس کے آنے والے احوال منبع ہیں وہ اکثر جماعتوں کے واسطے اس لئے مشکل ہے کہ کلیسا میں اُس کی بابت مختلف رائیں ہیں۔ پس واعظ کے لئے یہ اچھا ہے کہ وہ اُن اصُول کو جن سے خاص نصیحت نکلتی ہے وعظ کے لئے کام میں لائے۔ مثلاً تین پہلے باب یا پچھلے باب کہ جن میں نئی پیدائش کا بیان ہے یا ساتواں باب اور اگر واعظ تمام کتاب سے وعظ کرنا چاہے تو کسی چنی ہوئی جماعت کے آگے بیان کرے جو بائبل کے سمجھنے کی لیاقت رکھتی ہو۔

دوم - پُرانا عہدنامہ۔ اس میں واعظ کو چاہئے کہ اُن باتوں کو جو گزرنے والی ہیں۔ اُن سے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں تفریق کرے۔ عبرانی ۸: ۱۳۔ جب اُس نے نیا عہد کیا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا۔ اور جو چیز پرانی اور مدت کی ہو جاتی ہے۔ وہ مٹنے کے قریب ہوتی ہے۔ چنانچہ پرانے عہدنامہ میں ایسی باتیں ہیں جو گویا نجات کی تواریخ کی حد کے پاس ہیں۔ مثلاً جب بعضے تولد نامے صرف اس واسطے بیان ہوئے ہیں تاکہ ہم کو سلسلہ معلوم ہو۔ پس ایسے ایسے مقامات سے وعظ نہ کرنا چاہئے بلکہ اُن باتوں پر وعظ کرنا چاہئے کہ جن میں نجات کی خبریں صاف ہیں۔ اور ہم ان کتابوں اور بابوں کی نسبت ہوشیار ہونا چاہئے کہ جن کی تفسیروں میں مختلف رائیں ہیں۔ مثلاً حزقی ایل۔ دانی ایل۔ غزل الغزلات اور واعظ کی کتابوں کی نسبت۔ اور اگر واعظ ان کتابوں سے سکھلانا چاہے تو وہ اُنہیں سکھلائے جو سمجھ دار ہیں۔ اور واعظ کو چاہئے کہ وہ ان باتوں کو چھوڑ دے کہ جن میں خاص عبرت کے لئے کسی کسی کے بُرے کاموں کی خبر ہے۔ مثلاً لوط کی بیٹیوں کی حرامکاری وغیرہ۔ اور چاہئے کہ واعظ ہوشیاری سے بیان کرے۔

(باقی آئندہ)

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

باب چھٹواں

بیوی۔ میرے عزیز کسی ایسی بات پر گفتگو کرنا نہیں چاہتی جو آپ کو ناگوار گزرے لیکن اگر آپ کو غصہ نہ ہو تو میں میٹنگ کا کچھ حال بتانا چاہتی ہوں اور کہ وہاں توبہ پر کیا کچھ وعظ ہوا۔

میاں۔ نہیں مجھے کچھ عذر نہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں اپنے ایمان میں مضبوط ہوں۔ چالیس سال ہوئے میں مسیحی ہوا تھا اور کیا تم کو خیال ہے کہ توبہ کی تعلیم سننے سے گھبرا جاؤنگا۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں گنہگار ہوں؟

بیوی۔ آپ اپنے مُنہ سے ہی کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہم اس امر پر ابھی بحث نہیں کریں گے۔ کیونکہ میٹنگ میں جانیکا تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے۔ میں توبہ کی تعلیم کی نسبت کچھ کہنا چاہتی ہوں جس کا ذکر بائبل میں آیا ہے۔ جیسا میں نے کل رات کہا تھا ہمیں اپنے دشمنوں کو معاف کرنا چاہئے اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے ہم مسیحی نہیں ہیں۔

میاں۔ سنو او عورت۔ میں مسیحی ہوں۔ میں اس کلیسیا کا چالیس سال سے ممبر ہوں۔ میں پاسٹر کے لئے کسی سے کم چندہ نہیں دیتا۔ میں مشنری کام میں بھی امداد دیتا ہوں۔ میں نے نئے گرجہ کی عمارت کے لئے سو روپیہ دیا۔ میں نے بیوہ سینڈرس کی تجہیز و تکفین کے لئے تیس روپے دیئے۔ میں بیماروں کی بیمار پرسی کرتا اور حتی الامکان اُن کی مدد کرتا ہوں۔ ابھی پچھلے ہی ہفتہ میں نے مسٹر جنکنس کو پندرہ روپیہ دیئے جبکہ کھلیان جل گیا تھا اور کوئی پڑوسی کسی قسم کی مدد چاہتا ہے تو میں منہ نہیں موڑتا۔

بیوی۔ کاش کہ مسٹر سمتھ بھی کسی مدد کے لئے آپ کے پاس آئے۔

میاں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ شخص میرے مکان پر آئے تم کو یاد ہے کہ اُس نے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا؟

بیوی۔ لیکن ہمیں دشمنوں کو پیار کرنا ہے۔ ہمیں ضرور ہے کہ بدی کے عوض میں نیکی کریں۔ اور جو ہم سے نفرت کریں اُن کا بھلا چاہیں۔ اور جو ہمارا نقصان کریں اُن کے لئے برکت چاہیں۔ کیا آپ مسٹر سمتھ کے لئے برکت کا کلمہ نہیں کہہ سکتے؟ آپ کہتے ہیں کہ اُس نے آپ کو بہت نقصان پہونچایا۔ اور میں مانتی ہوں کہ اُس نے آپ کا نقصان کیا لیکن بائبل کہتی ہے کہ ایسوں کے لئے برکت چاہو۔

میاں۔ بہتر ہوگا کہ مسٹر سمتھ میرے گھر کی طرف نہ آئے ورنہ برکت کے بجائے اُسے کہیں لعنت نہ مل جائے۔

بیوی۔ لیکن محض اچھے کام ہی نہیں جو مسیحی کو کرنا واجب ہے۔ اعمال ہم کو نہیں بچا سکتے۔ پاسٹر کے لئے چندہ دینا۔ مشنری کام میں حصہ لینا۔ غریبوں کی امداد کرنا ہی مسیحی ہونے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ وہ دیکھو مسٹر رایٹ ہیں جس نے گرجہ کی عمارت کے لئے آپ سے ڈیڑھ سو روپیہ زیادہ دیا۔ اور اُس بیوہ کے کفن و دفن کے لئے آپ سے دگنا دیا اور پاسٹر کے لئے بھی آپ سے زیادہ ہی دیا ہے۔ اور باوجود اس کے بھی وہ مسیحی نہیں ہے۔

میاں۔ وہ کسی کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتا اور نہ ہی اپنے آپ کو مسیحی کہتا ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے میں تو مسیحی ہوں۔

بیوی۔ آپ کو یہ بھی یاد ہے کہ جب آپ نے چھ سو روپیہ گرجہ کی عمارت کے لئے دیا تھا تو آپ نے کیا کیا تھا؟ آپ نے اپنے مزدوروں کی مزدوری میں سے ۲ فی روز کاٹا تھا۔ لکڑی کی قیمت آپ نے بڑھا دی۔ اور غریب لوگوں کو زیادہ قیمت پر خریدنی پڑی۔ جس سال گرجہ کی عمارت بن رہی تھی اُس سال اُس آدمی کو جس نے ہمارے کھیت کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا ڈیڑھ سو روپیہ زیادہ دینا پڑا۔ آپ نے اس سال گیہوں بھی زیادہ مہنگی بیچی

ستی۔ پس اس طرح سے بیچارے غریبوں نے وہ چھ سو روپیہ دیا اور تعریف آپ نے لی۔ یعنی وہ تعریف جو انسان دے سکتا ہے۔

میاں۔ آدمی کے کام کاج میں دخل دینا عورت کا کام نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اپنا کام کس طرح کرنا ہے۔

بیوی۔ ضرور ہے کہ بائبل پر عمل کریں۔ صرف بائبل ہی سیدھا طریق ہے۔ میرا مطلب آپ کی روح کے بارے میں ہے۔ واعظ نے یہ بھی کہا کہ ہمیں بیواؤں اور یتیموں کی امداد اور مظلوموں کا انصاف کرنا چاہیے۔

میاں۔ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے کہ وہ مقدس کیا کچھ وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ وہ اور لوگوں کی نسبت کچھ زیادہ بائبل نہیں جانتے۔

بیوی۔ لیکن اس نے یہ بائبل سے ثابت کیا تھا۔ سنئے میں وہ مقام پڑھتی ہوں "نیکوکاری سیکھو۔ انصاف کے پیرو ہو۔ مظلوموں کی مدد کرو۔ یتیموں کی فریادرسی کرو۔ بیوہ عورتوں کے حامی ہو" یسعیاہ ۱: ۱۶ و ۱۷۔

میاں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس میں تم مجھ کو ملزم ٹھہرا سکو۔

بیوی۔ میں آپ کو ملزم ٹھہرانے کی کوشش نہیں کرتی ہوں بلکہ یہ کوشش کرتی ہوں کہ جیسے میں سچے دل سے خدا کو ڈھونڈتی ہوں اور اس کے سامنے اپنی راہ سیدھی بنانی چاہتی ہوں آپ بھی ویسا ہی کریں۔ کاشکہ ہم سچے مسیحی بن جاویں نہ کہ نام کے ہی رہیں۔

میاں۔ اچھا اور کیا کہنا ہے۔ کس بات میں تم مجھ میں قصور پاتی ہو؟ بائبل کہتی ہے کہ الزام نہ لگاؤ۔ پس اگر تم بائبل پر ایمان رکھتی ہو تو مجھ پر الزام لگانا بند کرو۔

باقی آئندہ

کوہ سینا

اپنے خیال کے مطابق کسی بزرگ موسیٰ کی طرف سے ۱۹ جنوری کے نور افشاں میں برائے نور افشاں دس حکم دیئے گئے ہیں۔ پر ہم موسیٰ کے زمانہ سے گزر کر یسوع کے زمانہ میں ہوتے ہوئے دس حکموں کا خلاصہ راقم کوہ سینا کے مضمون کو پڑھنے سے ایک دن پہلے نور افشاں کو بھیج چکے ہیں۔ بزرگ من معاف فرمائیے۔ اغلب ہے کہ ایک وقت آپ بھی نور افشاں کے اڈیٹر رہ چکے ہیں۔ اسی سبب سے آپ اس کے نشیب فراز سے خوب واقف ہیں بلکہ مسیحیوں میں مانے ہوئے شاعر۔ بلکہ یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ہم جوانوں کے لئے فخر اور نمونہ کا باعث ہیں۔ کمترین آپ کی چند باتوں سے اتفاق کرتا ہے مثلاً اکثر لفظی غلطیاں شائع ہو جاتی ہیں۔ اس پر غور کیا جاوے۔ اور نئی تازہ خبریں دی جاویں۔ اس کام میں نامہ نگار صاحبان حصہ لے سکتے ہیں۔ مضمون کے ساتھ دو چار عمدہ اور تازہ خبریں بھیجا کریں تو اخبار کی بہار بڑھ جاوے گی۔

اس کے علاوہ ہم منتظمان نور افشاں کے شکور ہیں اور بغیر تعریف کئے رہ نہیں سکتے۔ کیونکہ وے اس مبارک بھاری خدمت کو بڑی محنت اور دانائی سے انجام دے رہے ہیں۔ جناب من موجودہ زمانہ کے فقیہوں اور فریسیوں اور مذہب کے ہوا خواہوں کو ضرور جواب دینا چاہیے۔

دیکھئے متی ۲۳ باب میں آٹھ مرتبہ افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ وے افسوس ہلکے اور کم وزن نہ تھے۔ بلکہ ان افسوسوں میں ہلاکت کا اظہار تھا۔ البتہ کسی حقیقت اور صداقت کے بیان کرنے کو دلیری اور جرأت درکار ہے۔ سو اس میں تو نور افشاں اسم بامسمیٰ ہے۔ زیادہ آداب عرض۔

انگوری شاخ

قومی ترقی

گزشتہ سے پیوستہ

ہندیوں کی موروثی عادات اور خصائل کا دفعتہ معدوم ہو جانا ناممکن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض علاقوں کے مسیحی اب تک کسی قدر ذات پات کے پابند پائے جاتے ہیں۔ جو یگانگی اور یکتائی ایک قدیم اور یک رنگ قوم مثلاً پارسیوں میں موجود ہے وہ ہم میں نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ ہم خود انکاری کر کے دوسروں کو فائدہ پہونچانے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ یا ایک اور وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہم میں خود بخود کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہی۔ ہم عرصہ دراز تک دوسروں کا سہارا لئے رہے ہیں۔ اور یوں گویا اپاہج ہو گئے ہیں۔ مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے بچے میں گر گر کر ہی سنبھلنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کبھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہم نادان اور ناقابل ہیں۔ ہم بھی دل و دماغ والے ہیں۔ آج کوئی ناموافق حالات کی وجہ سے ہم کو دبانے گر روز روز کی دبنے والی چیونٹی بھی اپنی مصیبت کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر ایک دن ہاتھی کو بھی چاروں شانے چت گرا دیتی ہے۔ ہم ترقی کرنے کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔ ہم کو کوئی نہیں روک سکتا ہے۔ ایک ذرا سا کیڑا دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں چھ دفعہ گرتا ہے۔ مگر آخر ساتویں دفعہ وہ دیوار پر چڑھ ہی جاتا ہے۔ یہی ترقی کا راز ہے۔

بعض لوگ ہندوستانی مسیحیوں کو مطعون کرتے ہیں کہ وہ اپنی قومیت اور ملکی بود و باش کو چھوڑ کر صاحب لوگ ہوتے جاتے ہیں۔ مگر جبکہ سارے ملک کی ہوا بگڑی ہوئی ہے تو بیچارے دیسی مسیحیوں کا اس میں کیا قصور ہے؟ ہم پر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم اپنے پرانے تعلقات کو چھوڑ کر اہل ملک سے علیحدگی اختیار کر بیٹھے ہیں۔ مگر جب تبدیل مذہب کے باعث ہندو اور مسلمان ہم کو برادری سے خارج سمجھتے ہیں تو ہم اور کیا کریں؟ اگر ہمارا انگریزیت کی طرف رخ

کرنا قابل اعتراض ہو تو ہمارے نے اپنی پرانی رسومات کو قایم رکھنا اور بھی زیادہ نقصان کا باعث ہے:

اب تک ہندوستانی مسیحی ملکی معاملات میں چنداں دسترس نہیں رکھتے تھے۔ مگر اس علیحدگی کی وجہ یہ نہ تھی کہ ہم سرکار کی وفادار رعایا نہیں ہیں۔ نہیں بلکہ ہم دعوے کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری قوم سے بڑھکر کوئی اور قوم وفادار نہیں ہے۔ جُوں جُوں ہماری قومی ضروریات بڑھتی گئیں اسی تناسب سے رفتہ رفتہ ہماری قوم بھی ملکی معاملات میں حصہ لینے لگی ہے۔ بلکہ ہمیں اپنی قوم کے بزرگوں کا ممنون ہونا چاہئے کہ اُن کی توجہ اور لگاتار کوشش سے ہمیں یہ فخر عنایت ہوا ہے کہ اب ہم اپنے تئیں بھی قوم کہہ سکتے ہیں۔ مگر ابھی اس بات کی ضرورت ہے کہ قوم کے بچے بچے کے دل میں قومی روح پھونکی جائے۔ تاکہ وہ اپنے اوایل عمری ہی سے اس بات کو یقین کریں کہ وہ قوم کی خدمت کرنے کو پیدا ہوئے ہیں۔ مطلب یہ کہ ابھی ہم میں وہ قومی جوش نہیں ہے۔ جو زندہ اقوام میں ہوا کرتا ہے۔ اور جس قوم میں یہ جوش نہیں وہ قوم مردہ ہے۔ ہم نے ہر طرح کی ترقیاں کیں۔ مگر اس مرحلہ میں ہم دیگر اقوام سے پیچھے اور بہت پیچھے ہیں (باقی آیندہ)

غلطی

کمترین گل الٰہی سی [illegible]

۲۲ دسمبر کے نورافشاں کے ۱۵ ویں صفحہ ۳ کالم میں کمترین کی ایک غزل درج ہے۔ اُس کا آخری شعر عقیدہ کی صورت میں غلط ہے۔ یعنے "سزا ہر ایک مومن کی گھٹاتے ہیں یسوع"۔ اصل عقیدہ یوں ہے کہ مومن کے ذمہ کچھ سزا باقی نہیں رہتی۔ بغیر سوچے جلدی میں نکل گیا۔ جب احقر نے اس پر غور کیا تو دل قایل ہوا۔ لہذا درست اور صحیح عقیدہ کے مطابق یوں ہو جائیگا۔

بھلا خوش کیوں نہ ہووے گل خوشی کی خبر ہے
کہ پوری سزا اپنے مومن کو مٹاتے ہیں یسوع

شعر و سخن

غزل

بیت لحم میں ابن اللہ کا گزارہ ہے نہیں
صرف رب اُس کا وہاں کوئی سہارا ہے نہیں۔
جبکہ ظالم شاہ نے چاہا اُسے مارے شتاب
پر حقیقی بادشاہ واں شمشیر خوارہ ہے نہیں
ایک وقت ایام طفلی میں گئے سالم شہر
اس سے بہتر اور ہیکل میں نظارہ ہے نہیں۔
تیسری منزل پہ پہنچے آپ کے جب والدین
پھر کیا معلوم کہ آنکھوں کا تارہ ہے نہیں
جب کہا یوسف نے اُس کو ہم تجھے ڈھونڈا کئے
مرضی رب سے کہا غفلت گوارہ ہے نہیں۔
کر دیا جاری یہاں چشمۂ فیض و کرم
اُس کی الفت کا کہیں ملتا کنارہ ہے نہیں۔
بر زمیں اور دوستو افلاک کے سایہ تلے۔
عاصیوں کا بجز مسیح کوئی کفارہ ہے نہیں۔
زندگی کی ہے وہ روٹی اور ہے آب حیات
گر قبول الفت کرے ہرگز خسارہ ہے نہیں
گل کہو اُس کی سی الفت اور کس نے کی عیاں
دیکھ لو پسلی سے کیا جاری فوارہ ہے نہیں۔

خادم ابراہیم سی۔ نیوٹن گل از دہرہ دون اے پی مشن

دہرہ دون میں ایک مالن کے دو بچے پیدا ہوئے ان دونوں بچوں کے دھڑ کا حصہ آپس میں جڑا ہوا ہے پر دو سر چار ہاتھ پاؤں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ یہ بچے مردہ نکالے گئے۔ عورت بفضل خدا بچ گئی اور زندہ ہے۔ خدا کی شان۔ گل

مضامین

نیند

گزشتہ سے پیوستہ

دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ بہت زیادہ اور بہت دفعہ سوتے ہیں۔ اور عموماً یہ حالت اُن کی ہے جنکے دماغ تو زیادہ ترقی یافتہ نہیں۔ بچپن میں ہم نصف سے زیادہ عمر حالت خواب میں گزار دیتے ہیں۔ جبکہ ایک جوان آدمی کے لئے دن رات میں سات آٹھ گھنٹے ہی کافی ہوتے ہیں۔

(۸) نیند کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ تندرست جسم۔ بے لوث ضمیر۔ اور بے فکر دل۔ اور یہ آخری چیز ہے جو آج ہمارے بے خوابی کے عقدے کو حل کرتی ہے۔ ہمارے بزرگ ہماری طرح بہت سے فکر و افکار میں مبتلا نہیں تھے۔ وہ جانوروں کے ساتھ سوتے تھے۔ اور اسی وقت اُٹھتے تھے۔ اور نتیجہ یہ تھا کہ اُن کے جسم تندرست ہوتے تھے۔ ان ایام میں زندگی کے لئے جد و جہد اتنی سخت نہیں تھی ہماری طرح انہیں آدھی آدھی رات تک تیل جلانے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔ اور اس لئے اگر اُن کے پاس روپے پیسہ کی کمی رہتی تھی تو کم از کم ایک دولت تھی جس کے سامنے یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ اور وہ صحت تھی۔ سچ کہا ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(از نادلسٹ)

ملک جرمن میں سب سے معمر لیڈی ہے جس نے اپنا ایک سو پچیسواں ۱۲۵ جنم دن منایا ہے۔ جس کے بیٹے اور پوتے اور پڑپوتے موجود ہیں۔ جن سب کا شمار قریب دو سو کے ہے +

انتخاب الاخبار

جنگ طرابلس

ورنہ کا معرکہ

۱۸ جنوری کو ورنہ میں سخت لڑائی ہوئی۔ ترکوں نے اطالین فوج پر ایسے وقت میں حملہ کیا جبکہ وہ ایک تالاب کی مرمت کر رہے تھے باوجود پہرہ داروں اور سرچ لائٹ کی موجودگی کے ترک اطالیوں کی فصیل کے نیچے جا پہنچے اور گرد و نواح کی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ اٹلی والے اپنی ماونٹڈ توپوں کو لائے۔ اور توپ خانہ کا ہوشیاری سے استعمال کیا۔ اُنہوں نے حملہ کر کے ایک ترکی قلعہ فتح کر لیا اور چار گھنٹہ کی سخت جنگ کے بعد ترکوں کو بلند پوزیشنوں سے پسپا ہونا پڑا۔ سات گھنٹہ کی لڑائی کے بعد تین ہزار عرب ایک سو نعشیں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے اور آلات حرب دکارتوس اور آتشیں گرے بھی چھوڑ گئے۔ چند اطالین بھی اس لڑائی میں چھوڑ گئے۔

طرابلس کی لڑائی۔

اسی روز طرابلس میں ایک بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ ترکوں نے دشمن پر حملہ کیا جبکہ وہ غراغرش میں قلعہ بنا رہے تھے۔ اطالیوں نے ترکوں کو پسپا کر دیا۔ لیکن رات ہونے پر وہ خود بھی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے۔ کیونکہ ان کے مورچے مکمل نہیں ہوئے تھے۔ اٹلی والوں کے پچاس آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ ترکوں کا بھاری نقصان بتلایا گیا ہے۔

بنغازی پر حملہ۔

چار سو ترکوں اور عربوں نے ۱۸ جنوری کو بنغازی کے ایک بلاک ہاؤس پر حملہ کیا۔ مگر پسپا ہوئے اور ۲۹ ترک مارے گئے۔

زورہ پر گولہ باری

اطالین فوج نے جزورہ پر گولہ باری کی ہے۔ اُس کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ وہاں ترک کی گریژن نے اطالین چتروں پر فیر کئے تھے۔ اور اکثر عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ اور ترکی مورچے مسمار ہوئے۔

مہم ابو اس ملک کے دیہات میں گشت کر رہی ہے اور تمام علاقہ کی پیمائش ہو رہی ہے۔ اُمید ہے کہ اپریل کے آخر تک مہم سروے سے فارغ ہونے پر واپس آجائے گی۔ چند ابوروں کو بطور یرغمال کے ہندوستان میں لائینگے تاکہ وہ ان دوستانہ ارفرقوں کو جنہوں نے ہماری فوج کی مزاحمت نہیں کی۔ بلکہ مدد دی۔ ستانے نہ پائیں

(آرمی نیوز)

فرضی ٹکٹ کلکٹر

ایک شخص رحیم بخش نامی جو عرصہ پانچسال سے ملتان ریلوے لائین پر فرضی ٹکٹ کلکٹر بنکر مسافروں کو لوٹتا رہا ہے آخر کار حال میں گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ ٹکٹ کلکٹر کی وردی پہنکر چلتی گاڑی میں مسافروں سے ٹکٹ دیکھتا اُن کے اصل ٹکٹ خود رکھکر اگلے سٹیشن کے ٹکٹ اُن کو دے دیتا تھا۔ اور پھر دوسرے سٹیشن پر اُن کے ٹکٹ دیکھکر ان سے تاوان لیتا۔ اور کئی مسافروں کو اسباب زیادہ ہونے کی دہمکی دے کر کرایہ وصول کرتا۔ یہ شخص اس سے پیشتر چار سال قید بھی کاٹ چکا ہے۔ حال میں سمہ سٹہ سٹیشن پر پہونچا اور اس کا راز کھلگیا ایک شخص نے جو اسے جانتا تھا۔ پوچھا تم کس لائن کے ٹکٹ کلکٹر ہو۔ جواب دیا کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا۔ کنسٹبل نے پوچھا تمہارا پاس کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ملتان میں میرے صندوق میں پڑا ہے۔ کنسٹبل نے سرہابہ بقول لوکل اخبار پوچھا کبھی قید تو نہیں ہوئے۔ یہ سنتا تھا کہ فرضی ٹکٹ کلکٹر گھبرا گیا اور کنسٹبل کا شک پختہ ہو گیا۔ تلاشی لینے پر دس روپیہ اور چند ٹکٹ اُس کی جیب سے نکلے کنسٹبل اسکو تھانہ میں لیگیا۔ جہاں اُس نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ اب اُس کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس قسم کے لُچ پنے کی بات کچھ عرصہ کے بعد سنائی دی ہے۔ اُمید ہے کہ فرضی ٹکٹ کلکٹر صاحب عدالتی انصاف پر مطمئن ہونگے۔ جس کا فیصلہ عنقریب ہوا چاہتا ہے۔ جو کہ ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔ (اخبار عام)

جاپانی چور

جاپان کے طبقہ اعلےٰ کے لوگوں کے اخلاق کا تو کہنا ہی کیا ہے وہاں کے چوروں کا اخلاق قابل تعریف ہے۔ اوّل تو وہاں کوئی شخص چوری نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی ضرورت سے سخت تنگ آکر نقب زنی کرتا ہے تو چوری کرنے کے بعد وہ اکثر مالک مکان کے یہاں اس مضمون کی چٹھی چھوڑ جاتا ہے کہ میں نے تنگ آکر آپ کے مکان میں نقب لگائی اور میں یہ چیزیں لئے جاتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ حالات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ اُمید ہے کہ آپ مجھے معاف فرما دیں گے۔ جاپانی چور اتنا ہی چراتا ہے۔ جتنی اُس کو سخت ضرورت ہوتی ہے۔ وہ کسی غریب آدمی کے گھر نقب نہیں لگاتا۔ کہانی مشہور ہے کہ ایک جاپانی چور ایک دفعہ کسی امیر کے گھر میں نقب لگا کر گھس گیا گھر والے سب سوئے پڑے تھے۔ ایک چھوٹا خوبصورت بچہ گھر میں کہیں کھیل رہا تھا۔ چور کے دل میں اس بچہ کی محبت نے جوش مارا۔ وہ اُسکو کھلانے اور اُس کے ساتھ کھیلنے میں محو ہو گیا اور چوری کرنا بھول گیا۔ اتنے میں اہل خانہ جاگ پڑے۔ اُنہوں نے اُسے پکڑ کر پوچھا کہ تم کون ہو۔ چور نے سارا حال سنا دیا۔ اور کہا کہ میں آیا تو تھا چوری کرنے مگر اس بچہ کی محبت نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ میں چور تھا مگر اس بچے نے مجھے سادہ بنا دیا۔ اب میں آئندہ کبھی چوری نہ کرونگا۔

اہل خانہ نے چوری کی اس دردناک کہانی سنکر اظہار ہمدردی کیا اور آسے جانے دیا جس ملک کے چوروں کا اخلاق اعلیٰ ہو وہ دنیا میں ہر طرح ترقی کیوں نہ کریں۔

(دست ایڈیٹر)

جاپانی لڑکا

جاپان میں آٹھ سال سے کم عمر لڑکوں کی قمیص پر ان کے والدین کے نام اور اس کے مکان کا پتہ لکھا رہتا ہے۔ جس سے راستہ بھول جانے کی حالت میں پولیس یا دیگر اشخاص اُن کو ان کے مکان پر پہنچا دیتے ہیں۔

(دویش ہنگامی)

افسوسناک چوری

کلکتہ کے رائے بہادر ڈاکٹر کیلاس چندر صاحب گورنمنٹ بنگالہ کی طرف سے بطور ڈیلی گیٹ بمبئی بھیجے گئے۔ وہاں موسمی بخار۔ ملیریا کی کانفرنس میں حصہ لیا۔ وہ بائیکلا میں پریم چند رائے چند بنگلہ میں فروکش تھے۔ اگی رات کو بغیر بند کرنے دروازہ کے سو گئے۔ جو موقعہ پاکر چور آئے۔ صبح بیدار ہونے پر دیکھا کہ پارچات بکھرے ہوئے ہیں۔ اُس پر شبہ ہوا۔ دیکھا کہ لباس کے بکس کی تمام قیمتی چیزیں گم ہیں۔ ہیرے کی دو انگوٹھیاں۔ مالیت چار ہزار۔ چار جڑاؤ انگوٹھیاں مالیت اڑہائی ہزار۔ کشمیری شال کرنسی نوٹ اور نقدی گم تھی۔ کل نقصان کی مالیت قریب ۱۰ ہزار روپیہ بتلائی گئی ہے۔ کوئی ساڑھے بارہ سو روپیہ کی چیزیں باورچی خانہ کے پاس سے دستیاب ہوئیں۔ یعنے شال وغیرہ مجرموں کا پتہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ ضرور کسی بھیدی کی شرارت ہے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

(اخبار عام)

ڈاک خانہ کا نیا قاعدہ

ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات ہند نے تازہ سرکلر نافذ فرمایا ہے کہ آئیندہ کے لئے کوئی ایسا چھوٹا پارسل ڈاکخانہ میں ہرگز نہ لیا جاویگا جس پر کوئی جگہ مہر وغیرہ لگانے کی نہ ہو۔ اکثر اوقات اس قسم کے چھوٹے پارسل لاپتہ ہو جاتے ہیں جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور لوگوں کی شکائتیں زیادہ ہوتی ہیں

(اخبار عام)

پہلی تاریخ سے ہندوستان اور انگلستان کے درمیان تاربرقی کی قیمت گھٹ گئی ہے۔ اور امید ہوکہ ان کی قیمتیں جلد اور کمی ہوجیگی۔ فرانس اور پرتگال میں بھی اب کم شرح پہ تار جانے لگے گی۔

خضاب لاجواب

دل پسند خاص و عام

یہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو۔ لگاتے ہی فوراً سفید بال کالے ہو جاتے ہیں۔ بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان۔ ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بالوں پر یا ڈاڑھی یا موچھ پر لگایا جاوے۔ وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے

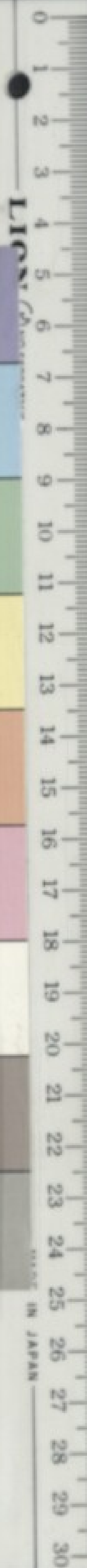
قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ/) آرڈر بذریعہ وی۔ پی آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی نمبر ۲ بمبئی

رسید زر

بابو بی۔ بسو رام سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر ایشر داس لکھ پرین سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر جے ڈیمس بی۔ اے سنہ ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری جی ایس ٹھوپ سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری ای نحمیاہ سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر ٹی سمتھ سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر جے۔ بی چٹرجی سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر جے الگزنڈر سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری اے۔ او بی بال سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری اے۔ ایچ ایونگ سنہ ۱۹۱۲ء عہ پرنسپل بشپ پارکر سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری سی ڈبلیو۔ فورمن سنہ ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر صوفی غلام سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر ایچ سالومن سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر ایچ ڈبلیو ٹامس سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری ڈبلیو اے گارڈن سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر جے ڈبلیو میکلین سنہ ۱۹۱۲ء عہ بابو نصیر سنہ ۱۹۱۲ء عہ۔ ڈاکٹر ایس سیس سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر سی اینجاج راٹ، سنہ ۱۹۱۲ء عہ منشی دولت مسیح سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری بنٹی داس سنہ ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر جمیس شیفرڈ۔ ودکالی سنہ ۱۹۱۲ء صہ پادری بے ڈبلیو ہگنس سنہ ۱۹۱۲ء عہ مس بی فلیر سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر پی داس سنہ ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر ایس ڈیوڈ سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر چارلس مرقس سنہ ۱۹۱۲ء عہ بابو قفیر مل معہ بقایا سنہ ۱۹۱۲ء صہ مسٹر ڈی۔ جی بارلو سنہ ۱۹۱۲ء عہ کیپٹن کسٹ (دکا) سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر بھگوان گوسی بھائی سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری جے۔ ایچ فرائے سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری بی۔ ایل رت سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر این عطارد سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر جے۔ جی۔ الگزنڈر سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری جے ڈبلیو۔ بلیشاٹن واسطے ہاشمی ام سنہ ۱۹۱۲ء عہ کپتین ایم۔ بی گولڈ سمتھ سنہ ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری خوشحال سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر پی پال سنہ ۱۹۱۲ء عہ سیکرٹری لنڈن مشن سنہ ۱۹۱۲ء عہ بابو گرانڈ تا سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر مسیح دیال (دس) سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر کالیداس شوجی سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری رودہاوامل سنہ ۱۹۱۲ء عہ مسٹر آر سیمین سنہ ۱۹۱۲ء عہ پادری اے جی گرگیری سنہ ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر برناس سنہ ۱۹۱۲ء عہ۔ ڈاکٹر جے سریرام سنہ ۱۹۱۲ء عہ سی۔ رودس اسکوائر سنہ ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر عبدالغنی سنہ ۱۹۱۲ء عہ (باقی آئیندہ)



انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو بینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانا

رومن اُردو ۶ر ۔ فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۵ر +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہے +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر ومنیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی برادرز چھپا